احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۰ فتح ۱۳۷۱ہش، ۲۰ دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح وارشاد کے سیکرٹریان پُوری ذمہ داری سے اپنا کام کریں

بنگلہ دیش کی وزیر اعظم کو احمدیوں پر ظلم سے باز آنے کی نصیحت اور بنگلہ دیشیوں کیلئے دعا

گوجرانوالہ اور نائیجیریا میں خدا کی راہ میں جان قربان کرنیوالے دو احمدیوں کا ذکر خیر

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

لندن: ۱۸۔ دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ نے بنگلہ دیش کی وزیر اعظم کو متنبہہ کیا ہے کہ وہ احمدیوں پر ظلم کرنے سے باز آئیں ورنہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ضرور ان کا تعاقب کرے گی اور ان کو چھوڑے گی نہیں۔

حضرت امام جماعت احمد نے یہ ارشاد اس خطبہ میں فرمایا جو آج بیت الفضل لندن سے حسب معمول مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور ایدہُ اللہ نے گوجرانوالہ اور نائیجیریا میں خدا کی راہ میں جان دینے والے دو احمدیوں کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو ضرور پھل لگائے گا۔ حضور ایدہُ اللہ نے شعبۂ اصلاح و ارشاد کے سیکرٹریوں کو ان کے فرائض کی طرف متوجہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا کام نیکیاں تقسیم کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اگر ہر سیکرٹری پوری ذمہ داری سے اپنا کام کرے تو بہت جلد تقدیر بدل سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے یہ بیان کیا تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا تمام نبیوں کی تاریخ میں ایک بھی نبی ایسا نہیں گذرا جن کو ان کی قوم امین کہتی ہو۔ اس پر کسی نے توجہ دلائی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایک عورت نے گواہی دی کہ وہ قوی اور امین ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دونوں باتیں بالکل مختلف ہیں کہاں ایک پوری قوم کا یک زبان ہو کر کہنا اور کہاں ایک لڑکی کا کہنا۔ جو جب اپنے باپ کو ایک لڑکے کو اپنے ہاں نوکر رکھنے کے بارے میں کہتی ہے تو طبعاً اسے خیال آتا ہے کہ اس کا باپ اس لڑکے کے بارے میں کیا خیال کرے گا کہ یہ لڑکا کیسا ہے تو اس نے کہا کہ جہاں تک اس نے اس لڑکے کو دیکھا ہے وہ قوی ہے اور امین ہے۔ لیکن اس سے یہ قرار دینا کہ گویا ساری قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو امین قرار دیا یہ درست نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کئی انبیاء پر ان کی قوم نے جھوٹے الزامات لگائے لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی قوم ایسا کوئی الزام عائد نہ کر سکی۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کو کہا کہ مَیں نے تمہارے اندر اپنی عمر گزاری ہے تم میرے ماضی کو جانتے ہو کہ وہ ہر عیب سے پاک تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک دوسری بات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے وہ ایک معمولی نکتہ ہے کہ باہر کے ممالک میں تصنیف کا شعبہ اشاعت سے الگ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا عملاً اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تصنیف کا شعبہ الگ ہو یا ساتھ ہو اصل بات تو ذمہ داری کی ہے وہ تو وہی رہتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج میں شعبۂ اصلاح و ارشاد کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس شعبہ کا کام تمام بنی نوع انسان کو اللہ کی طرف دعوت دینا ہے۔ ہر جماعت میں یہ شعبہ قائم ہے۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے کہ دعوت الی اللہ یا اصلاح و ارشاد کے سیکرٹری کو اپنے منصب کا بہت کم پتہ ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کا شعور ہی نہیں۔ اگر سارے سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اپنی ذمہ داریوں کو پورے طور پر سمجھ کر فعال ہو جائیں تو ساری دنیا میں شور پڑ جائے۔ مثال کے طور پر سیکرٹری مال ہے جو روایتاً سال ہا سال سے شدید محنت خلوص اور لگن سے کام کر رہا ہے۔ اس کے نام کے ساتھ ہی ایک ایسے سیکرٹری کا تصور آتا ہے جو سارا سال مسلسل محنت سے کام کرنے والا شخص ہے جو ہر لمحہ اس فکر میں غلطاں رہتا ہے کہ بجٹ کیسے پورا ہو گا ایسا ہی تصور

مسلسل ص ۲ پر

تقویٰ اختیار کرو

جو شخص جرأت کے ساتھ گناہ۔ فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے۔

اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو۔ تو تقویٰ اختیار کرو۔ اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان شادی

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد رشید صاحب کے بیٹے عزیزم مجید احمد صاحب ظفر کی شادی عزیزہ نعیمہ نذیر صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب بٹ (لاہور) ۱۸۔ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بخیر و خوبی سر انجام پائی۔ بارات ربوہ سے لاہور گئی۔ اگلے روز مکرم محمد رشید صاحب نے فیکٹری ایریا بالمقابل ''بیت احمد'' ربوہ دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

نسیم سیفی

اعلان ولادت

مکرم وسیم احمد صاحب (گوجرانوالہ) ابن مکرم عبدالقادر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۹۔ نومبر ۱۹۹۲ء کو اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''نوید احمد'' عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم ثناء اللہ خاں صاحب جوئیہ آف جرمنی کو یکم دسمبر ۱۹۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت حمدیٰ نصرت جوئیہ عطا فرمایا ہے۔ جو کہ مکرم شمشیر خاں صاحب جوئیہ دارالنصر شرقی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری ظفر اللہ وینس ربوہ کی نواسی ہیں۔ حضور کی تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب ان نومولود بچوں کیلئے دعا کریں۔

اعلانِ نکاح

محترمہ لبنیٰ غفور بھٹی بنت مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کا نکاح بہمراہ مکرم ثاقب مسعود صاحب ولد مکرم عبدالوہاب صاحب بعوض حق مہر ۱۵۰۰۰ جرمن مارکس مورخہ ۱۸، دسمبر ۱۹۹۲ء بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے شعبوں کے سیکرٹریوں میں بھی ہونا چاہیئے۔ سیکرٹری مال کو بھی اکا دکا استثناء کو چھوڑ کر بہت محنت کرتے ہیں۔ کراچی کے سیکرٹری مال جو بھی رہے ہیں میں نے بچپن سے دیکھا ہے کہ بعض ایسے لوگ تھے جو دن میں اپنی نوکری کا کام کرتے تھے اور پھر گھر واپس آنے کے بعد اس جماعتی کام پر نکل کھڑے ہوتے تھے اور اکثر رات کو گیارہ بارہ بجے اس وقت گھر پہنچتے تھے جب سب گھر والے سو رہے ہوتے تھے۔ اس طرح سے جب کوئی امانت کا حق ادا کرنے لگے تو ساری زندگی اسی میں گزر جائے تو وہ اپنا حق ادا کر رہا ہے۔ اس طریق سے اپنی ذمہ واریوں کا شعور حاصل کرنا چاہیئے۔ جب ایسا ہوگا تو وہ محسوس کریں گے کہ ان پر ذمہ داریوں کا قرض بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ احساس کی یہ شدت اس کے کام کو اور آگے بڑھاتی چلی جاتی ہے لیکن اگر یہ احساس ہی نہ ہو تو پھر جماعت کے کام تو ایسے ہی پڑے رہ جاتے ہیں۔ عملاً اس وقت دعوت الی اللہ کا جو بھی کام ہو رہا ہے وہ مخلص احمدیوں کی انفرادی کوششوں سے ہو رہا ہے بعض احمدیوں کو جنون ہو جاتا ہے کہ وہ دعوت الی اللہ میں دن رات لگے رہتے ہیں۔ اور پھر سیکرٹری مال صرف یہ کام کرتا ہے کہ اس پھل کو سمیٹ کر اپنی طشتری میں سجا کر پیش کر دیتا ہے۔ اس طشتری کا کوئی مقام نہیں۔ اصل مقام تو اس درخت کا ہے جس کو پھل لگا ہے عہدیدار کو تو چاہیئے کہ وہ خود ایسا درخت بن جائے جس کے سائے تلے ساری جماعت آجائے۔ اور جماعت کو فیض پہنچائے۔ حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام نے اپنی مثال ایسے ہی درخت سے دی ہے۔ جس پر پرندے آرام کرتے ہیں۔ اور جس کا سایہ سکون دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سیکرٹریوں کو یہ سوچ کر کام کرنا ہوگا کہ جوابدہ تو وہ بہرحال ہیں۔ اگر امیر نے ان سے جوابدہی نہ کی تو خدا کرے گا۔ بہرحال بھاگنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمارے دین میں عہدہ خود ہاتھ پھیلا کر طلب کرنا بہت ہی مکروہ کام ہے۔ لیکن یہ بھی بہت مکروہ فعل ہے کہ جب ایک بار کسی کے سپرد کوئی کام کر دیا جائے تو وہ پھر کسی اور کے سپرد کرنے کی سوچنے لگ جائے اسی لئے ہماری جماعت میں عہدہ سے استعفیٰ دینے کو نہایت مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ جماعت کے بعض دوست لکھ دیتے ہیں کہ مجھ میں اس کام کی قابلیت نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قابل تو صرف اور صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ باقی تو کوئی قابل نہیں ہے۔ اسے تو یہ چاہیئے کہ جتنی قابلیت ہے اس کو پیش کر دو اور امانت کے مفہوم کو سمجھ کر اپنی قابلیت پیش کرو اگر تم میں استعداد نہیں ہے تو خدا تعالیٰ تمہاری استعدادوں کو بڑھا دے گا۔ اس لئے خدمت دین کا عہدہ چھوڑنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ خدا تعالیٰ نے جو طاقت بخشی ہے اس کے مطابق کام کریں اپنی توفیق کی آخری حدوں تک کام کریں۔ حتیٰ کہ آپ امانت کی ذمہ داریوں سے بھر جائیں کہ جو خدا کا تھا وہ سب کچھ پیش کر دیا ہے۔ جہاں جہاں کمزوریاں اور خلا ہیں اپنی آنا بیچ میں آجاتی ہے۔ اپنے دکھاوے کی سرشت نے کام کو گندا کر دیا۔ یہ ساری باتیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کھولے گا۔ تب ہی بندے کو پتہ چلے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس ضمن میں دوسرا مضمون انکساری سے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کو حسین سمجھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ بتائے گا کہ حقیقت کیا ہے۔ سب کچھ کر چکنے کے بعد بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ محفوظ تو وہی ہے جس کو خدا تعالیٰ محفوظ قرار دے۔ اس روح کے ساتھ کام کریں تو ادنیٰ سا شک بھی اس بات میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کو برکت کی نظر سے نہ دیکھے اور اس میں برکت نہ ڈالے

انگلستان کی قابل تقلید مثالیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں بھی خدمت کرنے والے اس طرح اخلاص سے خدمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ضرور برکت ڈالی ہے۔ یہاں انگلستان کی ایک بچی ہے اس نے جو پھل حاصل کئے ہیں جو انگریز بچیاں احمدی کی ہیں ان پر بھی اس کی شخصیت کی گہری چھاپ ہے وہی اخلاص اور اور آگے کام کرنے کی تڑپ ان میں بھی موجود ہے اسی طرح ایک نوجوان مجھے ملا جس کے ساتھ ایک نیا احمدی انگریز تھا مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ یہ انگریز احمدی اسی نوجوان کا احمدی بنایا ہوا ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ ایک ہی نہیں اس سے پہلے جب آپ برمنگھم آئے تھے تو اس وقت بھی میں نے ایک انگریز نوجوان پیش کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کے والد بدقسمتی سے احمدی ہونے کے باوجود احمدیت سے دور چلے گئے ہیں۔ اس بچے پر یہ اللہ کا احسان ہے یا اس کے دادا یا اس کی والدہ کی دعائیں کہ سارے بچے خدا کے فضل سے بہت مخلص احمدی ہیں۔ یہ نوجوان تو بے حد خدا کا عاشق ہے۔ نوجوانی کی عمر میں یہ فدائیت جس کو حاصل ہو جائے اس کا یہ بڑا احسان ہے جن کو یہ فدائیت نصیب نہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کیوں نصیب نہیں؟ تم کو بھی اللہ نے وہی طاقتیں دی ہیں جن کو اللہ کے رستے میں استعمال کرنے سے وہی پھل لگ سکتے ہیں۔ ان کو کوشش کرنی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ایسی ہی توفیق عطا کرے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا توفیق سب کو ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق کے مطابق آپ سے حساب پوچھے گا کم ہو یا زیادہ لیکن ہو گی ضرور ہو نہیں سکتا کہ ایک احمدی ہو اور وہ اس لحاظ سے بانجھ ہو۔ ناممکن ہے اس لحاظ سے اگر سیکرٹری اصلاح وارشاد جائزہ لے اور ہر مہینے اس فکر میں غلطاں رہے کہ کتنے احمدی ہیں۔ جو خدا کے فضل سے کام شروع کر چکے ہیں۔ یہ بنیادی کام ہے سیکرٹری اصلاح وارشاد کا۔ صرف رپورٹ بھجوانا تو کام نہیں۔ یہ تو ڈاکیہ کا کام ہے۔ اس کا کام تو جائزہ لینا ہے کہ معاشرے میں کس کس مذاہب اور قوم کے لوگ ہیں۔ جب سے اس نے اپنے اس عہدے کا چارج لیا ہے ان پر نظر رکھتے ہوئے اس نے کیا ایسا کام کیا ہے جس کے تحت زیادہ سے زیادہ قوموں اور مذہبوں تک خدا کا نام پہنچ رہا ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے بطور مثال فرمایا کہ صرف اساتذہ کا طبقہ ایسا ہے کہ اگر صرف ان کی طرف توجہ کی جائے تو پتہ چلے گا کہ اتنے خلا باقی ہیں کہ وہ سوچے گا تو کانپ اٹھے گا۔ اگر ایک احمدی کو انگلستان میں تقسیم کیا جائے تو ایک کے حصے میں کئی کئی اساتذہ آسکتے ہیں۔ اتنا بڑا کام ہے۔ اس کے لئے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کر کے کوشش کرے۔ ان کے لئے کوئی اشتہار بنائے یا بنوائے۔ ان میں نیکیاں بانٹنے کی کوئی ترکیب سوچے۔ آج کل سکولوں میں جو بدیاں راہ پاگئی ہیں اور جو آئندہ جرائم کی راہ ہموار کر رہی ہیں ان کے بارے میں سوچے کہ کوئی اپیل شائع کرے۔ اس طرح سے نیکیاں پھیلانا ہی دعوت الی اللہ ہے۔ بغیر نیکیاں پھیلائے دعوت دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس طرح سے مختلف داعیین کی ضرورتیں پوری کرنے کی توجہ کرے۔ اور دوسری باتیں سوچے۔ بعض ایسے احباب کا ذکر کرتے ہوئے جو وعدہ توڑا کر لیتے ہیں مگر کام کوئی نہیں کرتے اور دعا کے خطوط اور تاریں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے اپنی صلاحیتوں کا صحیح تخمینہ لگائیں۔ پھر سیکرٹری اصلاح وارشاد کو چاہیئے کہ بیداری اور ولولہ پیدا کرنے کے طریقے ڈھونڈھے۔ اچھے کام کرنے والوں کی مثالیں دے۔ یورپ ایشیا اور افریقہ میں ایسے احمدی پھیلے پڑے ہیں جنہوں نے کام کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ احمدی کام کرنے والے ہیں اور پیغام میں زبردست کشش موجود ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے نیویارک کے ایک احمدی بچے کا ذکر کیا جس کی کوششوں سے اس کے ساتھی طلباء احمدی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے ماں باپ یا معاشرے کا ہر دباؤ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

خدا کی راہ میں جان دینے والے دو احمدیوں کا ذکر

حضرت امام جماعت احمدیہ نے گوجرانوالہ کے ایک داعی الی اللہ کی خدا کی راہ میں جان دینے کے تازہ واقعہ کا ذکر فرمایا۔ ان کا نام محترم محمد اشرف صاحب آف میر جہلن ہے یہ ۱۹۸۴ء میں خود احمدی ہوئے۔ اور بہت جلد ترقی کی۔ حضور ایدہ اللہ سے گہرا تعلق حاصل کیا۔ بہت خط وکتابت کی۔ حضور نے فرمایا مجھے لکھتے تھے کہ میں تو ہر وقت جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں سوائے گھر کے بیوی بچوں کے کوئی میرا نہیں رہا۔ ان پر کل رات حملہ کیا گیا۔ حملہ آور نے ان کے ساتھ دھوکا کر کے ان کا اعتماد حاصل کیا۔ رات ان کے پاس ٹھہرے انہوں نے ان کو کھانا کھلایا۔ پھر رات کو سوتے ہوئے ان کے سر اور چہرے پر پستول سے فائر کیا۔ ان کے بچے کو بھی زخمی کیا۔ ان کی اہلیہ بھی بڑی بہادر اور نڈر داعی الی اللہ ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کو ساتھ کے گاؤں اطلاع دینے کو بھجوایا تو وہ سب یہ خبر سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ تو خدا کی راہ میں جان دینے والے اس دوست کے بیٹے نے ان کو تسلیاں دیں کہ میرا باپ نیک انجام کو پہنچا ہے۔ میری والدہ بھی بڑی خوش ہے کہ بہادری اور وفا سے جان دی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے داعی الی اللہ خدا کی راہ میں جان دینے والوں کا کوئی بچہ یتیم نہیں رہ سکتا۔ ساری جماعت جس کی سرپرستی کر رہی ہو وہ کیسے یتیم ہو سکتا ہے۔ اس

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بمبئی سے لندن تک

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب ناشتہ کر چکے تو حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب اور حضرت عرفانی کبیر ان کے ہمراہ تختہ جہاز تک آ گئے اور ان کو ہار پہنائے اور نہایت رقت بھری دعاؤں سے رخصت کیا۔ جب تک جہاز نظر آتا رہا حضرت سیٹھ صاحب اور دوسرے احباب جماعت کھڑے رہے اور دعائیں کرتے رہے۔ یوسف علی صاحب عرفانی نے الوداع کے وقت کئی فوٹو لئے۔ خود حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی تختہ جہاز پر موجود احباب کا فوٹو لیا۔

(الحکم ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء)

جہاز بمبئی سے چل کر نویں روز ۱۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو نو بجے سویز میں لنگر انداز ہوا۔ جہاں مولانا ابو العطاء صاحب مربی فلسطین و مصر اور احمد آفندی محمودی ذہنی نے خیر مقدم کیا۔ اور یہ چاروں حضرات موٹر میں بارہ بجے قاہرہ پہنچے اور عجائب گھر دیکھنے کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب (مشن ہاؤس) میں گئے۔ ظہر اور عصر اور کھانے سے فراغت کے بعد مصر کے آثار قدیمہ میں سے اہرامات اور ابوالہول کے تمثال دیکھنے گئے۔ سید محی الدین آفندی الحسنی نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا انتظام اپنے مکان پر کر رکھا تھا۔ جہاں بعض شیعہ، اہل حدیث، حنفی اور مسیحی و بہائی دوستوں کے علاوہ جماعت احمدیہ قاہرہ کے تمام احباب موجود تھے۔ اس دعوت اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد کا ذکر قاہرہ کے اخبار "المقطم" نے بھی کیا۔ سوا چار بجے کے قریب تعارف اور مختصر گفتگو کے بعد جس میں سب حاضرین نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں خوش آمدید کہا اور چائے پیش کی۔ پھر مجمع کا فوٹو لیا گیا۔ یہ فوٹو اخبار "المقطم" میں بھی شائع ہوا۔ اور اس کتاب میں بھی موجود ہے۔ فوٹو لینے کے بعد مصر کے مشہور ترین عالم الشیخ محمد عبدہ کے ایک شاگرد الشیخ علی الازہری اور ایک نوجوان تاجر السید ابراہیم نامی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور مولانا ابو العطاء صاحب نے سیدنا حضرت امام جماعت الثانی کی مستقل اجازت کے مطابق بیعت لی۔

مولانا ابو العطاء صاحب نے جماعت احمدیہ قاہرہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ سفر کے لئے الوداع کہا پھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے مختصر مگر پرمغز تقریر فرمائی۔ اور دعا پر یہ اجتماع ختم ہوا۔ اور دوست سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ٹھیک چھ بجے گاڑی روانہ ہوئی۔ اور تمام دوست مصافحہ کے بعد پلیٹ فارم پر کھڑے دعا کرتے رہے۔ گاڑی ساڑھے دس بجے پورٹ سعید پہنچی۔ ڈھائی بجے رات مولانا ابو العطاء صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب کو جہاز پر الوداع کہہ کر واپس روانہ ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی نہایت ہی مختصر سی فرصت میں نہایت گہرا اثر احباب کے دلوں پر چھوڑا۔ سادہ زندگی اور محبت سے بھرے ہوئے اخلاق کا ایک پاکیزہ اور مقدس نمونہ آپ میں نظر آتا تھا۔ (الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۳۴ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے عرشہ جہاز سے ایک خط ہوائی ڈاک کے ذریعہ سے مولانا عبدالرحیم صاحب درد مربی لندن کو ارسال فرمایا کہ ہم ۲۲ ستمبر ۱۹۳۴ء کو لندن پہنچیں گے۔ اس اطلاع کے مطابق ۲۲ ستمبر کو ڈیڑھ بجے دوپہر جہاز ساحل انگلستان پر پہنچا۔ اس وقت سمندر میں خفیف سا تلاطم تھا۔ بادل اور ہوا کی وجہ سے کچھ سردی بھی تھی۔ اس لئے صاحبزادگان کمرہ کے اندر ہی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کنارہ پر قدم رکھا ہی تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد، صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور مشہور نو احمدی انگریز بھائی مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ نے خوش آمدید کہا۔ اور معانقہ اور مصافحہ کیا۔ اور کسٹم ہاؤس سے نکل کر گاڑی میں بیٹھے۔ گاڑی لندن کے ریلوے سٹیشن وکٹوریہ پر پہنچی تو بارش ہو رہی تھی اسٹیشن پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، مولوی محمد یار صاحب عارف اور کئی اور دوست موجود تھے۔ چوہدری صاحب موصوف نے حضرت اقدس کو تار دے دیا۔ کہ صاحبزادگان خدا کے فضل سے بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ دونوں کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔ اور مسٹر عبداللہ رائٹن کی کار میں بیٹھ کر سوا چار بجے بیت الحمد میں پہنچے۔

حضرت ام ناصر (حرم اول سیدنا امام جماعت الثانی) نے کمال شفقت و نوازش سے اپنے پیارے بیٹے اور مرزا منصور احمد صاحب کے نکاح پر تقسیم ہونے والے چھوہاروں کا ایک لفافہ مولانا درد صاحب کے لئے دیا تھا۔ جو ان کو پہنچا دیا گیا۔ چھوہارے نہ صرف مولانا درد صاحب نے خود کھائے بلکہ تمام موجود دوستوں کو کھلائے اور سب نے دعائیں دیں کہ ہزاروں میل کے فاصلہ پر دور افتادہ خدام کو بھی نکاح کی تقریب میں شامل فرما لیا۔

اسی طرح حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے حضرت عرفانی کبیر کی تحریک پر دو مصلّے مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ اور مسٹر بلال نٹل کے لئے بھجوائے تھے جو انہیں دے دیئے گئے۔ مصلّے دیکھ کر ان مخلص بھائیوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

اگلے دن اتوار کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے تقریر فرمائی۔ کہ اب خدا کے فضل سے ولایت میں خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چار ممبر ہو گئے ہیں اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کی لنڈن مشن میں کوئی نظیر نہیں تھی۔ چوہدری صاحب کی تقریر نہایت فصیح اور پُراثر تھی۔ اس تقریر کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب نے مختصر سی تقریریں فرمائیں۔ اور چند الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ علاوہ ازیں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس تقریب پر حضرت مولانا درد صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے بچپن، حفظ قرآن، تعلیم مدرسہ احمدیہ، انگریزی تعلیم اور وقف زندگی کے حالات سنائے اور کہا لاکھوں اور کروڑوں بچے دنیا میں پیدا ہوتے ہیں مگر ایسا بچہ جس کے متعلق خالق دو جہان نے پہلے سے اطلاع دی ہو صدیوں کے بعد دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔

شذرات

وزیر اعلیٰ اور اسلامیہ کالج

گزشتہ روز پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے طلباء سے کہا کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ نظریۂ پاکستان کو مستحکم بنائیں اور پاکستان موومنٹ کی جو روح تھی اسے زندہ رکھیں وزیر اعلیٰ موصوف گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور کی صد سالہ تقریبات سے افتتاحی خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ باوقار تعلیمی ادارے ہمیشہ اچھے طالب علم پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامیہ کالج کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان موومنٹ کے دوران اس کالج نے بہت اہم کردار ادا کیا تھا اور کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت کے کارکنان پاکستان تحریک کی صف اول میں یہ لوگ شامل تھے۔ طالب علموں کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ لگن پیدا کریں اور اپنے احباب کے لئے ان میں قربانی کا مادہ ہونا چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد بجائے دوسرے ملکوں میں جانے کے وہ اپنے ملک میں خدمات سرانجام دیں۔ پاکستان کو بھی مختلف میدانوں میں اچھے ماہروں کی ضرورت ہے۔ سائنس ہو یا ٹیکنالوجی زراعت ہو یا سیاست کھیلیں ہوں یا کوئی اور شعبہ ان سب میں اچھے ماہر پاکستانیوں کی ضرورت ہے۔ طلباء کے متعلق آپ نے کہا کہ ملک کا نام روشن کرنے کے لئے انہیں بہت کچھ کرنا ہے۔ انہیں اپنی اہلیت اور اپنی قابلیت کو کام میں لاتے ہوئے ملک کا نام روشن کرنا چاہیئے۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے پاکستان موومنٹ کے دوران کی گئی تھی۔

آپ نے طلباء کو یہ بات بھی یاد دلائی کہ قائد اعظم کے مشن کو مکمل کرنے کے لئے طلباء کو آگے آنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں اسلامیہ کالج لاہور کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسے بہت بڑا اعزاز حاصل ہے کہ قائد اعظم یہاں تشریف لائے تھے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اسے یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس کی کونسل میں علامہ اقبال نے بھی خدمات ادا کیں بہت سے طالب علم جنہوں نے یہاں سے تعلیم حاصل کی وہ ملک کے مختلف حصوں میں اور زندگی کے مختلف شعبوں میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں آپ نے اساتذہ اور طلباء کو مبارک دی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

عنوانِ مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ سہ ماہی اوّل "استقامت"

(آخری تاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء) (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون سین

بوسنیا کے مسلمان

سربیا کی فوجیں سابق یوگوسلاویہ میں علاقائی لوگوں کو ایک جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ یعنی بوسنیا کے مسلمانوں کو وہ نہ صرف قتل و غارت سے بلکہ نقل مکانی سے ختم کر دینا چاہتی ہے۔ ان کے حراستی کیمپوں میں جو لوگ زندگی گذار رہے ہیں وہ نہایت ذلیل حالات میں سے گذارے جاتے ہیں یہ بات ایک انسانی حقوق کی پاسداری کے گروپ نے جمعرات کے روز کہی۔ انٹرنیشنل لیگ برائے انسانی حقوق کی ایک ٹیم نے بتایا ہے کہ اس بات کے خاصے شواہد موجود ہیں کہ بلا جواز لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے ظلم و تشدد کی حدود کو بڑھایا جا رہا ہے۔ اور انسانی حقوق کی پاسداری کی خلاف ورزیاں کی جا رہی ہیں یہ سب کچھ یوگوسلاویہ کے اس سابق علاقے میں کیا جا رہا ہے جسے اب بوسنیا ہرزیگووینا کہا جاتا ہے۔ یہ ادارہ نیویارک میں کام کرتا ہے اور اس نے کھل کر کہا ہے کہ بوسنیا ہرزیگووینا میں ہر طرف ظلم و تشدد کا دور دورہ ہے لیکن خاص طور پر جو علاقہ سربیا کے لوگوں کے زیر تسلط ہے وہاں پر ظلم و تشدد کی انتہا ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ بہت سی باتیں جن کا حکام کو علم ہے نہیں بتائی جا رہیں لیکن جن جن باتوں کا پتہ چلا ہے ان کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ظلم کی حدود کو چھو رہی ہیں۔ لوگوں کو اپنے گھر بار چھوڑنے کے لئے ان پر چوری کے الزام لگائے جاتے ہیں ان سے غیر انسانی سلوک روا رکھا جاتا ہے اور اس طرح انہیں اپنے علاقے چھوڑ کر دوسرے علاقے میں جانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ بوسنیا کے سرب لوگوں نے یوگوسلاویہ سے الگ ہونے کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ بوسنیا ہرزیگووینا ایک الگ ریاست بن جائے۔ یہ لوگ زیادہ تر بوسنیا کے مسلمانوں سے لڑ رہے ہیں۔ اور انہوں نے اب تک اس علاقے کے ۷۰ فی صد تک اپنا تسلط قائم کر لیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد سربیا کے حراستی کیمپوں میں گذشتہ ۸ ماہ سے سڑ رہی ہے اگرچہ یہ کوشش کی جاتی رہی ہے کہ انہیں رہا کرایا جائے لیکن ابھی تک ایسا نہیں کیا جا سکا کروشیا کے حالات بھی خراب ہیں اور ان لوگوں کو مجبور کر کے وہاں رکھا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو واپس اپنے گھروں میں جانے دیا جائے۔ اور چونکہ ان کے پاس واپس جانے کے وسائل موجود نہیں ہیں اس لئے مغربی ممالک کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کی مدد کریں۔ اس جھگڑے نے تقریباً ۲۰ لاکھ افراد کو مہاجر بنا دیا ہے۔ اور کئی لاکھ دیگر افراد بوسنیا میں خطرے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

سری لنکا سے تجارت

لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے عہدیداروں سے گفتگو کرتے ہوئے سری لنکا کے ہائی کمشنر برائے پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستانی مصنوعات کے لئے سری لنکا میں بہت وسیع منڈیاں موجود ہیں۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں۔ ہائی کمشنر عام طور پر تجارت کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں اس لئے کہ ملکوں کے آپس میں تعلقات زیادہ تر ایک دوسرے سے تجارت ہی ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سری لنکا کے باشندوں کو اس بات پر اعتماد ہے کہ پاکستانی مصنوعات خاصے اچھے معیار کی ہوتی ہیں۔ ہمارے سرمایہ کار اس بات کے خواہاں ہیں کہ وہ کپڑے کی صنعت کے متعلق پاکستان سے سیکھیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت پاکستان دنیا کے بہترین کپڑا بنانے والوں میں سے ہے۔ کم از کم ایشیا میں تو اس کے مقابلے کا کپڑا اور کوئی نہیں بناتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ پاکستانی اور سری لنکا کے باشندے مل کر کپڑے کی ملیں لگائیں تاکہ وہ کپڑا سازی کی صنعت سکھا بھی سکیں اور اس کو سری لنکا میں فروغ بھی ملے۔ جہاں تک دونوں ملکوں کا ایک دوسرے سے تجارت کا تعلق ہے سری لنکا کے سفیر نے بتایا کہ وہ پاکستانی تاجروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی تاجروں کے لئے بھی سہولتیں سوچی جا رہی ہیں۔ آپ نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ دونوں ملکوں کے تاجر جلد جلد ایک دوسرے ملک کا دورہ کرتے رہیں تو تجارت کو خاصا فروغ مل سکتا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ آئندہ جنوری کے دوران پاکستان کا ایک تجارتی مشن سری لنکا جائے گا۔

بھارت کے وزیر اعظم

بھارت کے وزیر اعظم پی۔ وی نرسیما راؤ نے گذشتہ روز بیرونی ممالک کے صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا کہ ہمارا خطرناک وقت گذر چکا ہے اب حالات نارمل ہو رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے اس قسم کے کئی طوفان دیکھے ہیں۔ اور ہم نے ایسے طوفانوں پر قابو پا لیا تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ اب بھی اس طوفان پر ہم قابو پا لیں گے۔ جہاں تک ان کے استعفےٰ کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں اپنے عہدے سے الگ ہو جاؤں۔ اگرچہ بعض لوگوں نے بڑے اصرار کے ساتھ یہ بات کہی ہے اور اخباروں نے بھی اس سلسلے میں خاصا شور مچایا ہے۔ لیکن میں اس کے حق میں نہیں ہوں۔ میری حکومت مستحکم ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ اسی طرح مستحکم رہے گی۔ ہماری حکومت نے اپنا فرض ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر صوبائی حکومت نے ہمارے ساتھ بے وفائی نہ کی ہوتی تو یہ حادثہ کبھی وقوع پذیر نہ ہوتا۔ سپریم کورٹ کا بھی فیصلہ تھا اور صوبائی حکومت نے بھی ہم سے وعدہ کیا تھا کہ بابری مسجد گرائی نہیں جائے گی۔ لیکن صوبائی حکومت کی کمزوری کہہ لیجئے یا اس کی بے وفائی کہ اس نے یہ واقعہ ہونے دیا۔ بہر حال میں اپنی جگہ پر سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہم نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ ہم بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کریں گے اس لئے وہ طوفان جلد ہی تھم جائے گا۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ اب تو مندر کی دیوار تعمیر ہو چکی ہے بابری مسجد کس طرح بنائی جائے گی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں اس تفصیل میں تو جانے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہم نے جو وعدہ کیا ہے اور جس ارادے کا اظہار کیا ہے اسے پورا کریں گے۔

بورس یلسن

روس کے صدر بورس یلسن جس قسم کی اصلاحات خاص طور پر اقتصادی اپنے ملک میں کرنا چاہتے ہیں وہ سابق سخت دل کمیونسٹوں کو منظور نہیں چنانچہ انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے لئے روس میں سب سے اعلیٰ لیجسلیٹو کے بعض اراکین نے ان پر قدغن لگانے کی کوشش کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بورس یلسن کے حقوق کو کم کر دیا جائے تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے لیکن جب ووٹنگ ہوئی تو بورس یلسن کے ووٹ کچھ زیادہ نکلے اور اس طرح سخت دل سابق کمیونسٹوں کو شکست ہو گئی اگرچہ ووٹ تو تھوڑے ہی زیادہ تھے لیکن ووٹنگ کے سلسلے میں تو کہتے ہیں کہ ایک ووٹ بھی زیادہ ہو تو پارٹی یا فرد جیت جاتا ہے۔ اسی طرح بورس یلسن بھی چند ایک ووٹوں سے جیت گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب وہ اپنی مرضی کے مطابق روس میں اصلاحات کا دور پوری تیزی کے ساتھ جاری کر سکیں گے۔ البتہ سیاست ایک ایسی کھیل ہے کہ اس میں قدم قدم پر روڑے اٹکائے جا سکتے ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ اگر آج روسی صدر نے اپنی بات منوالی ہے تو کل ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ روس میں یہ بات ابھی پوری طرح طے نہیں پائی کہ سابق سخت دل کمیونسٹوں کے قبیلے کو کس طرح بدلا جائے۔

بدنام زمانہ رشدی کی اپیل

بدنام زمانہ برطانوی مصنف سلمان رشدی نے کینیڈا کی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ میں اس کا معاملہ اٹھائے اور کوشش کرے کہ اس پر ایران کی طرف سے جو موت کا فتویٰ جاری کیا جا چکا ہے اسے منسوخ کروایا جائے۔ اس کا کہنا ہے کہ چار سال تک وہ اپنی زندگی میں بھاگتا ہی پھرا ہے یعنی اسے امن و سکون سے رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ رشدی نے کینیڈا کے سرکاری افسروں سے یہ بھی کہا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

صوبہ کشمیر میں جو وکلاء صدر کشمیر کمیٹی کی ہدایت کے ماتحت تشریف لے گئے تھے ان کا کچھ ذکر پہلے آچکا ہے۔ جموں میں بھی وکلاء کی ضرورت تھی چنانچہ چوہدری عزیز احمد باجوہ نے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی پریکٹس بند کرکے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کر دیا۔ دیگر کاموں کے لئے بھی کارکنوں کی ضرورت تھی چوہدری صاحب کے بڑے بھائی محمد عظیم باجوہ نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا اور دونوں بھائی اپنے ایک خادم کو ساتھ لے کر جموں پہنچ گئے اور کام شروع کر دیا

ان کے جموں پہنچنے کے چند روز بعد میر محمد بخش ایڈووکیٹ گوجرانوالہ نے بھی دو ماہ کے لئے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا۔ انہیں بھی جموں بھجوا دیا گیا۔

ان دنوں اگر ریاست سے باہر کا کوئی وکیل کسی مقدمے میں پیش ہوتا تو اسے ہر مقدمہ میں ایک بڑی رقم بطور فیس کورٹ داخل کرنا پڑتی۔ صدر محترم نے چوہدری اسداللہ خاں بیرسٹرایٹ لاء لاہور کو جموں بھجوایا کہ وہ ہائیکورٹ سے اس بات کی منظوری لیں کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تحت کام کرنے والے وکلاء کو فسادات کے مقدمات میں ملزمان کی طرف سے بغیر اجرت پیروی کرنے کی اجازت ہو۔ چوہدری صاحب نے صدر محترم سے ہدایت لیتے ہی جموں اور کشمیر کے چیف جسٹس کو انٹرویو کے لئے تار دیا۔ ان کا جواب بذریعہ تار آگیا کہ چوہدری صاحب تشریف لا سکتے ہیں چنانچہ چوہدری اسداللہ خان وہاں پہنچے اور چیف جسٹس نے ان کی درخواست کو منظور کر لیا۔ چیف جسٹس الٰہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج تھے اور انصاف پسند تھے۔ ان دنوں جبکہ ہائی کورٹ سرینگر میں تھا۔ ان کی عدالت میں شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ کئی بار پیش ہو چکے تھے اور شیخ صاحب کا ان پر بڑا اچھا اثر تھا۔

وکلاء کی خدمات کا یہ واقعہ ۱۹۳۱ء کے آخر میں ہے۔ ان وکلاء اور دوسرے وکلاء کا ذکر جنہوں نے بڑی قربانی کرکے اپنے کشمیری بھائیوں کی امداد کے لئے اپنے آپ کو صدر کشمیر کمیٹی کے سامنے پیش کیا آئندہ بھی آئے گا۔ ان لوگوں نے اپنے کاروبار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہایت اخلاص سے اپنی خدمات آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سپرد کی ہوئی تھیں اور رات دن کام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی محنت اور قربانی کے نہایت شاندار نتائج نکلے اور بلیسیوں بے گناہ بری قرار دیئے گئے۔

ان قابل احترام وکلاء کی قربانی کا اس ایک مثال ہی سے پتہ چل جائے گا کہ ایک وکیل دوست کو جب صدر محترم کشمیر کمیٹی نے یہ حکم دیا کہ فوراً کشمیر چلے جائیں تو انہوں نے اس بات کا بھی انتظار نہ کیا کہ وہ سفر کے لئے اور رہائش اور خوراک کے لئے نقدی کا انتظام کر لیں۔ گھر میں جو نقدی موجود تھی وہ ہی لے لی اور احتیاطاً اپنی بیوی کا کچھ زیور لے لیا اور سیدھے جموں پہنچ گئے۔ کئی دنوں کے بعد جب ان کے دوسرے وکیل بھائی جموں پہنچے تو نقدی ختم ہو چکی تھی انہوں نے آنے والے دوست کو بتائے بغیر ایک زیور نکالا کہ اس کو فروخت کرکے روپیہ حاصل کر لیں۔ نووارد دوست کو پتہ چل گیا انہوں نے مذاقاً کہا کہ مجھے آپ کی چوری کا پتہ چل گیا ہے مگر اس کی ضرورت نہیں رہی۔

صدر محترم نے مجھے کچھ رقم دی ہے اور فرمایا ہے کہ آپ لوگوں کے کھانے کا خرچ ہمارے ذمہ ہے پہلے جانے والوں نے جو خرچ کیا ہو وہ بھی اس میں سے ادا کر دیں اور آئندہ بھی جو خرچ ہو لیتے رہیں یہ وکلاء جو کھانا کھاتے تھے وہ اتنا سادہ ہوتا تھا کہ جیسا معمولی غریب لوگ کھاتے ہیں لیکن ان مخلصین نے کبھی بھول کر بھی شکایت نہ کی کہ وہ مفت کام کرتے ہیں اور ان کو کھانا بھی اچھا نہیں ملتا

میر محمد بخش نے اپنے ایک دوست مولوی غلام مصطفیٰ بیرسٹر (گوجرانوالہ) کو بھی اس خدمت کے لئے تیار کر لیا تھا۔ ان کو بھی جموں بلا لیا اور وہ بھی شریک کار ہو گئے۔ دفتری کام کو سنبھالنے کے صدر محترم نے لفٹیننٹ محمد اسحاق کو ان وکلاء کے ساتھ جموں بھجوایا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء کے پہنچنے سے پہلے مسلمانوں کے خلاف ایک مقدمہ پیش ہو چکا تھا۔ اس مقدمہ کی پیروی کے لئے ایک بیرسٹر سیالکوٹ سے آتے ہوئے تھے جو اپنے آپ کو ایک پارٹی کا نمائندہ کہتے تھے۔ لیکن پیروی مقدمہ کیلئے ساٹھ روپے یومیہ اور روزانہ سیالکوٹ سے جموں اور واپسی کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ چارج کرتے تھے۔ کمیٹی کے وکلاء نے چونکہ مفت پیروی کرنا تھی اس لئے جب ملزمان کو یقین ہو گیا کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء پہنچ گئے ہیں تو انہوں نے بیرسٹر صاحب کو فارغ کر دیا اور مالی بوجھ سے رہائی حاصل کر لی۔

سال کے آخر میں مڈلٹن کمیشن اور گلینسی کمیشن بھی ریاست کے سرمائی دارالخلافہ جموں میں آگئے تھے۔ اس لئے وکلاء کے لئے مقدمات کی پیروی کے علاوہ ان ہر دو کمشنوں سے متعلق سارا کام تھا۔ وکلاء کے پہنچنے پر کام کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تمام مقدمات کی پیروی میر محمد بخش کے سپرد ہوئی اور کمیشنوں کے لئے شہادت کی ترتیب و تدوین چوہدری عزیز احمد باجوہ۔ مولوی غلام مصطفیٰ بیرسٹر اور چوہدری محمد عظیم باجوہ کے سپرد کی گئی۔ ٹائپ اور دفتر کا کام لفٹیننٹ محمد اسحاق کے ذمہ لگایا گیا۔ اس طرح یہ دونوں کام پورے نظم اور کوشش سے شروع ہو گئے۔

ریاستی حکام کی طرف سے قدم قدم پر کارکنان کے لئے مشکلات پیدا کی جاتی تھیں۔ فسادات جموں کی تحقیق کے لئے میر کمیٹی کی کوشش سے جو ٹریبونل مقرر ہوا۔ اس کے ارکان دو سیشن جج تھے۔ ان میں سے ایک ہندو ایک مسلم تھا۔ اب عدالت میں یہ سوال پیدا ہو گیا کہ میر محمد بخش پلیڈر ہیں اور غیر ریاستی پلیڈر ریاستی عدالتوں میں بطور وکیل پیش ہی نہیں ہو سکتا۔ میر صاحب نے ساری رات ریاستی قانون کا مطالعہ کیا اور پیروی مقدمات کے لئے یہ راہ نکالی کہ ریاستی قانون کے ماتحت کسی ملزم کا مختار خاص مقدمہ کی پیروی کر سکتا ہے۔

چنانچہ میر صاحب نے جیل سے تمام ملزمان کے خاص مختار نامے حاصل کرکے عدالت میں پیش کر دیئے۔ عدالت نے اعتراض کیا کہ جب غیر ریاستی پلیڈر پیش نہیں ہو سکتا تو غیر ریاستی مختار خاص کس طرح پیش ہو سکتا ہے۔

میر صاحب کا موقف یہ تھا کہ پلیڈر کے لئے بے شک شرط ہے لیکن مختار خاص کے لئے یہ شرط ریاستی قانون میں نہیں رکھی گئی۔ عدالت کوئی فیصلہ نہ کر سکی۔ ہائیکورٹ سے استصواب کیا گیا۔

ہائی کورٹ نے میر صاحب کے موقف کی تائید کی اور اس طرح یہ روک بھی ہمیشہ کے لئے دور ہو گئی۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

ہے کہ جب برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر کینیڈا کے دورے پر آئیں تو ان پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ ایران کے ساتھ اپنے مؤقف کو زیادہ سخت کریں۔ یعنی رشدی کے متعلق جو مؤقف انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ اس نے پارلیمنٹ کی انسانی حقوق کی کمیٹی کے اراکین نے کہا کہ برطانیہ حکومت پر تھوڑا سا دباؤ ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رشدی وزیر خارجہ مسٹر میکڈانگل سے ملا جنہوں نے بعد میں بتایا کہ رسمی طور پر کینیڈا اس معاملے کو اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کی کمیٹی کے واسطے سے اٹھائے گا۔ رشدی نے کہا کہ اس کا معاملہ اس لئے پیچھے دھکیل دیا گیا تھا کہ گذشتہ دنوں مشرق وسطیٰ میں یورپی لوگ اغوا کرنے والوں کی تحویل میں تھے۔ اب جبکہ انہیں رہا کروا لیا گیا ہے۔ رشدی کا خیال ہے کہ اس کے معاملے کو آگے بڑھانا چاہیئے۔ ایک نیوز کانفرنس سے رشدی نے کہا کہ یہ میرا فرض ہے کہ میں ایران کو وہ باوقار پوزیشن نہ حاصل کرنے دوں جس کے لئے وہ سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مجھے امید ہے کہ بل کلنٹن جارج بش کی انتظامیہ سے زیادہ مددگار ثابت ہوں گے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں رشدی کے سر پر ۳۰ لاکھ امریکی ڈالر کی قیمت لگی ہوئی ہے۔ اور اسلامی رہنماؤں نے بار بار کہا ہے کہ اس فتوے کی منسوخی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ہر سال پہلے سے بڑھ کر قربانی پیش کرنے کا فلسفہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:

"جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے ..... (صاحب ایمان) کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے"

اللہ تعالیٰ اجملہ مخلصین کو اس نکتہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۰۳ ۔ میں نزہت بشیر بنت چوہدری بشیر احمد قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 41/19 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ملی گرام ۷۰۰-۹ گرام مالیتی دو ہزار چھ سو ۲۶۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد/ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نزہت بشیر 41/19 دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ خواجہ محمد اکرم 21/19 دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا عبدالسمیع وصیت ۱۱۴۳۵۔

مسل نمبر ۲۸۷۰۴ ۔ میں درعدن خان بنت عبدالصمد خان قوم منگول پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۵ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ درعدن خان ۱/۵ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالصمد خان وصیت ۱۸۰۴۰ والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲ عطاء اللہ ۳۲/۴ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۷۰۵ ۔ میں شمیم طاہرہ عرف سلیمہ بیگم زوجہ ملک سلطان محمود قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/16 دارالیمن وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰ روپے بذمہ خاوند محترم (۲) زیور طلائی ۶ تولہ مالیتی ۱۸۰۰۰ روپے اٹھارہ ہزار روپے۔ (۳) مکان 4/5 برقبہ ۱۲ مرلے مالیتی ایک لاکھ ۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شمیم طاہرہ عرف سلیمہ بیگم 11/16 دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صوبیدار برکت علی 6/6 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک سلطان محمود خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۷۰۶ ۔ میں عبدالرشید کھوکھر ولد عبدالرحیم کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C/227 سٹلائیٹ ٹاؤن ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سرمایہ تجارت ۹۰۰۰۰ روپے (۲) کار ماڈل ۸۵ء مالیتی ۸۵۰۰۰ روپے (۳) کوٹھی C227 برقبہ ۲۲ مرلہ مالیتی ۱۸ لاکھ روپے ۱۸۰۰۰۰۰ روپے (۴) مکان 23/5 جی۔۹ مرکز اسلام آباد ۸ لاکھ ۸۰۰۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ عبدالرشید کھوکھر C/227 سٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱) شیخ ناصر احمد وصیت ۱۹۸۱۸ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد حفیظ وصیت ۱۷۲۳۴

مسل نمبر ۲۸۷۰۷ ۔ میں ناصر احمد ولد مطیع اللہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ سنت نگر لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد ۱۹ بنک روڈ چوہان پارک اسلام پورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد مطیع اللہ وصیت نمبر ۲۱۱۸۰ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲ میجر عبداللطیف نائب امیر لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۸۷۰۸ ۔ میں خورشید بیگم زوجہ عبدالقیوم قوم اوپل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن مول چند سٹریٹ ۷/۲۱ نیلا گنبد لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی ۱۲۰۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے دو صد ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ خورشید بیگم زوجہ عبدالقیوم مول چند سٹریٹ ۷/۲۱ نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یحییٰ صدر حلقہ نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲ عبدالقیوم خاوند موصیہ۔

آپ کے خون کا عطیہ ایک قیمتی زندگی بچا سکتا ہے۔
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۹ دسمبر دھوپ نکلی ہوئی ہے جبکہ آج صبح کے وقت گہری دھند تھی۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے جاپانی ٹیلیوژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام بھی جاپان کے ایٹمی پروگرام کی طرح پرامن مقاصد کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایٹمی پروگرام کے متعلق علاقائی سطح پر کوئی امتیازی سلوک تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بات غلط ہے کہ جاپان نے پاکستان کے لئے ۲۵ ارب ین کی امداد ایٹمی پروگرام سے مشروط کی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے ٹوکیو میں پاکستان میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں جمہوریت مضبوط جڑیں پکڑ چکی ہے۔ ہماری نئی اقتصادی پالیسیوں سے پاکستان دنیا میں سرمایہ کاروں کے لئے منافع بخش ملک بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں پاک امریکہ تعلقات میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں وہ اب دور ہو رہی ہیں۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ جو صورتحال پیدا ہو چکی ہے اس سے جمہوریت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ایسے حالات میں جمہوری اداروں کا وقار متاثر ہونا فطری امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر سرکاری پالیسیوں پر سال میں ایک بار خطاب کرتے ہیں اس دوران کسی قسم کا ہنگامہ نہیں ہونا چاہیئے۔

○ حکومت پاکستان نے بھارت کے تین سفارتکاروں کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دیکر ملک سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

بقیہ صہ ۲ سے آگے

کے باوجود پیاروں کی جدائی کا دکھ کم نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ضمناً حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ربوہ سے بھی اور دوسری جگہوں سے بھی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ لوگ بڑے شوق سے ڈش انٹینا کے ذریعے خطبے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں کہ کچھ تو انکی پیاس بجھ رہی ہے کچھ تو قربت کا احساس ہو رہا ہے۔ آج شاید اس خدا کی راہ میں جان دینے والے کا جنازہ ہو چکا ہو۔ اور یہ سب لوگ بھی شائد یہ خطبہ سن رہے ہوں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں اپنی طرف سے اور ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کو بہت محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں۔ وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو خدا کے حضور اس شان سے حاضر ہو دکھ تو ہوتا ہے مگر ساتھ خوشی اور شکر کا احساس بھی لازمی ہے۔ خدا کے حضور حاضر ہونے والے کے بچے اور بیوی بڑی شان والے ہیں کہ انہوں نے اس سعادت پر نظر رکھی ہے غم پر نظر نہیں رکھی۔ جو پایا ہے اس کو سامنے رکھا ہے جو کھویا ہے اس کا غم نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ انکا حافظ و ناصر ہو ان کے سارے بوجھ خود اٹھا لے اور خدا کی راہ میں اس جان دینے والے کو بہت پھل پھول لگائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا چوہدری محمد علی صاحب کا ایک شعر ہے۔

وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھولنا تھا اسے برگ و بار دینا تھا

حضور نے فرمایا ایک پھول تراش لو گے تو کیا سارے باغ کو اجاڑ دو گے۔ یہ تو خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا شجر ہے اس کو پھولنا ہے، برگ و بار دینا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ امانت کا حق ادا کرنے والوں کو برگ و بار دیتا ہے۔ اس موقع پر تو وہی شعر ذہن میں آتا ہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جذبے سے اگر حقوق ادا کرنے شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کسی کام کرنے والے پر پیار کی نظریں پڑنے لگیں تو وہ ضرور پھلتا پھولتا ہے۔ ایسا شجر کبھی بانجھ نہیں رہ سکتا۔ حضور نے فرمایا عہدیدار اس جذبے سے کام کریں ان کا مقصود یہ ہونا چاہئیے کہ مولا کی محبت اور تحسین کی نظر اس پر پڑنے لگے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بار بار سبحان من یرانی کے الفاظ دہرائے ہیں کہ مجھے کسی کی کیا فکر ہے۔ میرا پیارا ہر آن ہر حال میں مجھے دیکھ رہا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی ذات مجھے نہیں چھوڑتی۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک اور راہ خدا میں جان دینے والے کا ذکر فرمایا کہ ہمارے ایک مربی مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ کا نائیجیریا دعوت الی اللہ کے فرائض کی انجام دہی میں دیگر دوستوں کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے کہ ان کی کار کھائی میں گر گئی۔ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب نے موقع پر ہی دم توڑ دیا جبکہ دوسرے دو ساتھی زخمی ہو گئے۔

حضور نے فرمایا انہوں نے اس معنے میں راہ خدا میں جان دی ہے کہ جو بھی مربی خدمتِ دین کے میدان میں جان دیتا ہے وہ خدا کی راہ میں جان دینے کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ ہمارے مربیان بیوی بچوں سے دور تنگی اور تکالیف سے دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ایک خاص بات جو انکی قربانی کو نمایاں کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے امیر صاحب نے گواہی دی کہ ایک سال قبل مکرم مبشر صاحب نے یہ بات بتائی تھی کہ جب میں ربوہ سے چلنے لگا تو میری بیوی نے بتایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ تم خدمت دین کے سفر سے کفن میں لپٹے ہوئے واپس آئے ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے گلوگیر آواز میں فرمایا۔ بہت ہی پیارے اور محبت کرنے والے دو بھائی ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ لیکن بات وہی سچی ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمائی ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا راہ خدا میں دی جانے والی ان جانوں کو پیش نظر رکھ کر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ جانے والے یہ پیغام دے رہے ہیں کہ جب تک ہمارا بس چلا ہم نے اپنی ساری طاقتیں اللہ کے راستے میں پیش کر دی ہیں۔ جو پیچھے رہ گئے ہیں اللہ تم کو خدمت کی توفیق دے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس جذبے سے ساری جماعت کام کرے گی تو آپ دیکھیں گے کہ کتنی جلدی تقدیر بدل جائے گی۔

بنگلہ دیش کے حالات

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا دنیا کی حالت بہت گندی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے بنگلہ دیش کے بارے میں میں نے گذشتہ خطبات میں اس امر کا اظہار کیا تھا کہ وہاں کی حکومت احمدیوں کے خلاف کارروائیوں میں شامل ہے۔ وہاں جب یہ بات حکومت تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب ہمیں ایک ایسا ثبوت ملا ہے جو کھلم کھلا طور پر قطعی اور واضح ہے۔ جماعت کے جب مختلف ذرائع سے بنگلہ دیش کے حالات پر احتجاج کیا گیا تو ایک بڑے طاقتور ملک کے وزیر اعظم نے اس بارے میں اپنے ایک رکن پارلیمنٹ کو لکھا کہ احمدیوں کے بارے میں جو بیان کیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ وزیر اعظم نے حالات کی اس سے زیادہ وضاحت کی اور بتایا کہ حکومت کا وزیر مذہبی امور یہ سب کچھ کروا رہا ہے۔ اور حکومت اسمیں نہ صرف ملوث ہے بلکہ یہ فیصلہ کئے بیٹھی ہے کہ یہ کرنا ہی کرنا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا میں نصیحت کر سکتا ہوں میرے پاس کوئی طاقت نہیں۔ میں ایک کمزور انسان ہوں۔ اس جماعت کا سربراہ ہوں بلکہ اس سے بڑھ کر اس جماعت کا خادم ہوں میری بات کا اس حکومت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا کہ وہ جھک کر میری بات سنے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا میں بنگلہ دیش کی موجودہ سربراہ سے کہتا ہوں کہ دور کی تاریخ پر نہیں بلکہ قریب کی تاریخ پر ہی غور کر کے دیکھ لو کہ جن حکمرانوں نے احمدیت کے خلاف کارروائیاں کیں ان کا کیا انجام ہوا۔ اور ان کے انجام میں احمدیوں کی کسی کوشش کا ذرہ بھر دخل نہیں۔ احمدیوں پر ظلم ہوا تو خدا نے خود انتقام لیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تین سربراہان حکومت کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بنگلہ دیش کی وزیر اعظم ان معنوں میں تین کو چار کرنے والی بننا چاہتی ہیں تو ان کی مرضی ہے کوئی ان کو روک نہیں سکتا۔ مگر خدا کی تقدیر کو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔ آپ جو چاہیں کریں خدا کی تقدیر ضرور آپ کا تعاقب کرے گی اور آپ کو چھوڑے گی نہیں ایک عاجزانہ نصیحت ہے۔ یہ بات ان معنوں میں نہیں کہ خدا نے مجھے معین آپ کے بارے میں بتایا ہو مگر میں یہ آپ کو بتا دیتا ہوں کہ میں نے ان تین واقعات سے ایسا قطعی نتیجہ نکالا ہے۔ جس کی بنیاد پر میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو استغفار سے کام لینا چاہیئے اپنی قوم کو ان مصائب میں نہ دھکیلیں جو ان مظالم کے بعد ضرور آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور بنگلہ دیش کے غریب مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ آج (—) کے بعد خدا کی راہ میں جان فدا کرنے والے ان دونوں احمدیوں کا جنازہ غائب پڑھا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدرٹنکچرز۔ پوٹینسیاں، اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** (رجسٹرڈ) **ربوہ** فون ۷۷۱، ۶۰۶

بے روزگار خدام کے لئے سنہری موقعہ

۱۔ ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ، الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ربڑ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ ۸۰۰/۔ روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا رہائش کا بھی انتظام ہوگا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائے گی۔

۲۔ دفتر اور گھر کے لئے دو مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ۔ لاہور

فون ۷۱۱۷۷۹ —— ۷۱۰۹۳۶

علاج اور مشورہ کیلئے

قدیمی، شہرہ آفاق

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔

فرموں اور اداروں کے لئے ہر قسم کے کمپیوٹر پروگرام بھی تیار کئے جاتے ہیں

احمد برادرز شہناز پلازا چاندنی چوک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ فون ۲۰۹۵۸

خوشخبری

نصرت جہاں اکیڈمی کی کتابیں ۲۰٪ رعایت پر حاصل کریں نیز کاپیاں بھی دستیاب ہیں

رؤف بک ڈپو۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89

ہومیوپیتھی سستا علاج

اپنی بیماری کی علامات بتا کر ایک ہفتہ کی دوا ۲۱/- روپے میں حاصل کریں۔

ہومیو کلینک پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے

۳۸/۱ محلہ دار الفضل نزد چونگی نمبر ۳ ربوہ

قدیمی —— شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: ۱-ڈی-۳ گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے